احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ہفتہ 9 فروری 2013ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 9 فروری 2013ء 27 ربیع الاوّل 1434 ہجری 9 تبلیغ 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 33

ہر چیز باطل ہے

سنو! آتی ہر طرف سے صدا — کہ باطل ہے ہر چیز۔حق کے سوا

کوئی دن کے مہمان ہیں ہم سبھی

خبر کیا کہ پیغام آوے ابھی

(درثمین)

اخلاق عالیہ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی رفیق حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

نماز جنازہ عموماً حضرت مسیح موعود خود پڑھاتے تھے۔حضور کو میں نے نماز جنازہ کسی کے پیچھے پڑھتے نہیں دیکھا یا کم ازکم میری یاد میں نہیں۔ (رفقاء احمد جلد 9 ص 193 تا 196)

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب فرماتے ہیں کہ: حضرت صاحب کے زمانہ میں نماز جنازہ خود حضور ہی پڑھاتے تھے۔ حالانکہ عام نمازیں حضرت مولوی نورالدین صاحب یا مولوی عبدالکریم صاحب پڑھاتے تھے۔کئی دفعہ ایسا ہوتا کہ جمعہ کو جنازہ غائب ہونے لگا تو نماز تو مولوی صاحبان میں سے کسی نے پڑھائی اور سلام کے بعد حضرت مسیح موعود آگے بڑھ جاتے تھے اور جنازہ پڑھا دیا کرتے تھے۔ (سیرت المہدی جلد 3 ص 167)

حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی نے حضور کے پیچھے کئی دفعہ نماز جنازہ پڑھی۔آپ بعض واقعات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

حضرت مولوی نورالدین صاحب کا صاحبزادہ فوت ہوگیا اور اس کے جنازہ میں بہت احباب شریک تھے کہ حضرت اقدس نے نماز جنازہ پڑھائی اور بڑی دیر لگی بعد سلام کے آپ نے تمام مقتدیوں کی طرف منہ کر کے فرمایا کہ اس وقت ہم نے اس لڑکے کی نماز جنازہ ہی نہیں پڑھی بلکہ تم سب کی جو حاضر ہو اور ان کی جو ہمیں یاد آیا نماز جنازہ پڑھ دی ہے ایک شخص نے عرض کیا کہ اب ہمارے جنازہ پڑھنے کی تو ضرورت نہیں رہی حضرت اقدس نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی کو ایسا موقع نہ ملے تو یہی نماز کافی ہوگئی ہے اس پر تمام حاضرین احباب کو بڑی خوشی ہوئی اور حضرت مسیح موعود نے جو سب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ ہم نے تم سب کی نماز جنازہ پڑھ دی ایسے پر شوکت اور یقین سے بھرے ہوئے الفاظ میں یہ فرمایا کہ جس سے آپ کے الفاظ اور چہرہ سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا ہم سب آپ کے سامنے جنازہ ہیں اور یقیناً ہماری مغفرت ہوگئی اور ہم جنت میں داخل ہو گئے اور آپ کی دعا ہمارے حق میں مغفرت کی قبول ہوگئی ہے اور اس میں کسی قسم کا شک وشبہ باقی نہیں رہا۔ (تذکرۃ المہدی ص 79)

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب فرماتے ہیں کہ 1905ء کے زلزلہ کے بعد جب باغ میں رہائش تھی۔تو ایک دن حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ آج ہم نے اپنی ساری جماعت کا جنازہ پڑھ دیا ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب روایت فرماتے ہیں:

کہ پورا واقعہ یوں ہے کہ ان ایام میں آپ نے جب ایک دفعہ کسی احمدی کا جنازہ پڑھا تو اس میں بہت دیر تک دعا فرماتے رہے اور پھر نماز کے بعد فرمایا کہ ہمیں علم نہیں کہ ہمیں اپنے دوستوں میں سے کس کس کے جنازہ میں شرکت کا موقعہ ملے گا۔اس لئے آج میں نے اس جنازہ میں سارے دوستوں کے لئے جنازہ کی دعا مانگ لی ہے اور اپنی طرف سے سب کا جنازہ پڑھ دیا ہے۔

(سیرت المہدی جلد 3 ص 21)

ہفتہ وقف جدید

امرائے کرام صدر صاحبان ،سیکرٹریان مال و وقف جدید سے گزارش ہے کہ مورخہ 15 تا 22 فروری 2013ء ہفتہ وقف جدید منایا جا رہا ہے۔حضرت فضل عمر بانی تحریک وقف جدید فرماتے ہیں۔

''احباب جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں اور اس کی طرف پوری توجہ کریں اور اس کو کامیاب بنانے میں پورا زور لگائیں۔''

☆اس ارشاد کی روشنی میں احباب جماعت میں وقف جدید کی اہمیت اجاگر کرنے کے لئے تمام جماعتوں کو'' ہفتہ وقف جدید'' برائے مساعی خاص وقف جدید اہتمام کرنے کی درخواست ہے۔

وقف جدید کے چندے حسب ذیل ہیں۔

(1) بالغان (لجنہ۔خدام۔انصار)

(2) دفتر اطفال (اطفال۔ ناصرات اور سات سے کم عمر کے بچے/ بچیاں)

3۔امداد مراکز نگر پارکر

وعدوں اور وصولی کے حصول کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل ضروری امور مدنظر رہیں۔

☆ اگر آپ نے جماعت کے وعدے تاحال نہیں بھجوائے تو جلد مکمل کر کے بھجوائیں اور وعدوں کے ساتھ وصولی مکمل کرنے کی کوشش کی جائے۔

☆اگر آپ وعدے بھجوا چکے ہیں تو وعدوں پر نظر ثانی کی درخواست ہے۔اچھی طرح چیک کر لیں کہ کوئی فرد جماعت اس الٰہی تحریک میں شامل ہونے سے رہ نہ جائے ۔ نیز جن احباب کے وعدے ان کی مالی حیثیت سے کم نظر آتے ہیں انہیں حیثیت کے مطابق تحریک کر کے آگے بڑھانے کی کوشش کریں۔

☆اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا قدم

باقی صفحہ 8 پر

خدائے عزّ و جل کا ہے بڑا احسان ایم ٹی اے

کبھی پرسوز لہجے میں ہمیں قرآں سناتا ہے
کبھی حمد و ثناء کرتے ہوئے نغمات گاتا ہے
کبھی تپتی مسافت میں یہ چھاؤں ڈھونڈ لاتا ہے
جسے ہم دیکھنا چاہیں وہی صورت دکھاتا ہے
ہمارے کر گیا ہے وصل کے سامان ایم ٹی اے
خدائے عزّوجل کا ہے بڑا احسان ایم ٹی اے

سلگتی دھوپ میں بادِصبا کی بات کرتا ہے
بتوں کے شہر میں رہ کے خدا کی بات کرتا ہے
جفا کے دور میں صبر و رضا کی بات کرتا ہے
یہ فیضانِ محمد مصطفٰیﷺ کی بات کرتا ہے
مسیحا آ چکا، کرتا ہے یہ اعلان ایم ٹی اے
خدائے عزّوجل کا ہے بڑا احسان ایم ٹی اے

امام وقت کے جو قیمتی خطبات ہوتے ہیں
ہمارے واسطے سونے کی وہ سوغات ہوتے ہیں
دعاؤں کے خزانے، چھاؤں جیسی بات ہوتے ہیں
نہیں کچھ اور وہ حمد و ثناء اور نعت ہوتے ہیں
ہمارے واسطے ہے چشمہء فیضان ایم ٹی اے
خدائے عزّوجل کا ہے بڑا احسان ایم ٹی اے

زمانے نے اگرچہ راہ میں پہرے بٹھائے تھے
جہاں سے ہم گزرتے تھے وہاں کانٹے بچھائے تھے
سلاخیں، بیڑیاں، زندان اور مقتل سجائے تھے
ہمارے ہونٹ پہ قانون نے تالے لگائے تھے
مگر آواز اپنی بن گیا ہر آن ایم ٹی اے
خدائے عزّوجل کا ہے بڑا احسان ایم ٹی اے

زمیں سے دیکھ لو جاتی ہے یہ کیسے ستاروں تک
امام وقت کی آواز دنیا کے کناروں تک
اِدھر بولے، اُدھر پہنچے کروڑوں جاں نثاروں تک
حصاروں سے نکل کے مرغزاروں ریگزاروں تک
برستی آسماں سے ہے مئے عرفان ایم ٹی اے
خدائے عزّوجل کا ہے بڑا احسان ایم ٹی اے

اُسے سن کر لگے ایسے کہ ہم بزمِ سخن میں ہیں
دعاؤں کے حصاروں میں ، بہاروں کے دمن میں ہیں
وصالِ یار کی شادابیاں روح و بدن میں ہیں
وطن سے دور ہم بیٹھے ہوئے اپنے وطن میں ہیں
مرا قاصد، مرا ناصح، مرا دیوان ایم ٹی اے
خدائے عزّوجل کا ہے بڑا احسان ایم ٹی اے

عزیزو دیکھنا ہاں دیکھنا وہ بھی سماں ہو گا
خلافت کے اِسی پرچم تلے سارا جہاں ہو گا
محمدؐ کی غلامی میں رواں یہ کارواں ہو گا
ہر اک فرعون اور ہامان یادِرفتگاں ہو گا
کرے گا شان و شوکت سے یہی اعلان ایم ٹی اے
خدائے عزّوجل کا ہے بڑا احسان ایم ٹی اے

مبارک صدیقی

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مذاہب عالم میں بیوہ کی شادی کے متعلق تعلیمات

صرف قرآنی تعلیم بیواؤں کی عزت و حرمت کو قائم کرتی ہے

مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

بنگلور کا ایک انگریز پادری لکھتا ہے۔

''مجھے ایک صاحب کی طرف سے رقعہ موصول ہوا کہ ان کے گھر کی قریب ستی کی رسم ادا کی جائے گی۔ میں جلدی سے ان کے گھر کی طرف روانہ ہوا۔ وہاں جا کر معلوم ہوا کہ اس کے لئے خاطر خواہ تیاریاں ہو چکی ہیں۔ میری بائیں طرف بھیانک نظر آنے والا ایک ڈھیر جمع کیا گیا تھا۔ یہ گائے کے اوپلوں کا ایک بیضوی ڈھیر تھا جو کہ ایک بستر کی طرز پر بنایا گیا تھا۔ اس کی لمبائی تقریباً دس فٹ، چوڑائی سات فٹ اور اونچائی تین فٹ تھی۔ اس کے چاروں طرف لکڑیاں گاڑی گئی تھیں جن پر ایک سائبان باندھا گیا تھا۔ اس رسم کو ادا کرنے والے برہمن اس سائبان کے اوپر ایندھن کے گٹھے پھینکتے رہے یہاں تک کہ یہ سائبان کے اوپر تقریباً دو فٹ اونچے ڈھیر کی صورت میں جمع ہو گئے۔ میری دائیں طرف وہ بیچاری فریب زدہ بیوہ کھڑی تھی جس نے ہندوؤں کی پاکیزگی اور شرافت کے اس دل دہلا دینے والے مظاہرے کا نشانہ بننا تھا۔ ایک درجن یا اس سے زاید برہمن اس کے پاس موجود تھے۔ اس بیوہ کی ماں، بہن اور بیٹا (جو کہ تین سال کا دلچسپ بچہ تھا) اور اس کے دوسرے رشتہ دار بھی اس کے پاس موجود تھے۔ برہمنوں نے بڑی چالاکی سے اس کے اُس بچہ کو جو ابھی ایک سال کا بھی نہیں ہوا تھا اس سے دور رکھا ہوا تھا۔ یہ بیوہ اس موقع کی تیاری کے لئے بہت سی رسومات ادا کر چکی تھی۔ ان میں سے ایک رسم یہ تھی کہ یہ عورت زعفران کے عرق سے نہائی تھی جس کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ پاک کر دیتا ہے۔ اس نے اس عورت میں ایک بھیانک دہشت کا تاثر پیدا کر دیا تھا۔ اس کی آنکھوں میں مایوسی اور وحشت تھی۔ کبھی کبھی یہ اپنے چہرے پر زبردستی ایک غیر فطرتی مسکراہٹ لے آتی تھی۔ اس کی حرکات و سکنات اس بات کو واضح کر رہی تھیں کہ اسے نشہ آور اشیاء کی خاطر خواہ مقدار دی گئی تھی۔ میرے قریب ہی وہ مقامی عہدیدار کھڑا تھا جو کہ پولیس کا انتظام کرنے کے علاوہ سٹیشن کا ملٹری افسر بھی تھا۔ وہ دل و جان سے اس رسم میں شریک تھا، یہاں تک کہ اس نے بیوہ کو چھ سات پونڈ کے برابر کی رقم اس غرض کے لیے دی تھی کہ وہ ستی ہونے کے عزم پر قائم رہے۔ پادری مسٹر کیمپبل (Campbell) نے بیوہ سے کرناٹک زبان میں بات کی لیکن برہمنوں نے ان کی گفتگو کا اثر زائل کر دیا۔ اب ڈھیر جمع ہو گیا تھا اور اس کے اوپر بھوسا پھینکا گیا۔ منتر پڑھے گئے۔ اب تیاری مکمل ہو گئی تھی۔ وہ چوکٹھا جس میں اس بیوہ کے خاوند کی لاش تھی چھ برہمنوں نے اُٹھایا۔ اس ارتھی سے ایک رسی باندھی گئی تھی جس کے ایک سرے کو بیوہ نے پکڑ لیا اور یہ سب آہستہ آہستہ ایندھن کے ڈھیر کی طرف بڑھنے لگے۔ لاش دائیں طرف رکھی ہوئی تھی۔ مقرر کئے گئے چار آدمیوں نے اپنی تلواریں نیام سے نکال لیں۔ اس عورت نے اس ڈھیر کا سات مرتبہ طواف کیا۔ کچھ دیر کے بعد اس نے اسی ڈھیر کی نذر ہو جانا تھا۔ یہ عورت اپنے خاوند کی لاش کے بائیں طرف کھڑی ہو گئی۔ اس مرحلہ پر یہ بیوہ غصہ میں آ گئی۔ پانچ یا چھ برہمنوں نے اس سے پورے جوش سے بات کرنی شروع کی۔ آخر کار برہمنوں کی مدد کے ساتھ ایک مجبوری کے عالم میں یہ بیوہ اپنی تباہی کے بستر پر لیٹ گئی۔ اس کی ماں اور بہن دکھ کی کیفیت میں روتے رہے لیکن یہ سب بے کار تھا۔ خون کے پیاسے مرد جیت گئے تھے۔ اس بیوہ نے اپنی انگلیوں، ہتھیلیوں اور کانوں سے زیور اتارنے شروع کئے۔ اس کے قاتلوں کے لالچی ہاتھ یہ زیور پکڑنے کے لئے آگے بڑھے۔ کچھ ہی دیر میں یہ زیور پروہتوں کے درمیان تقسیم ہو چکا تھا۔ اب یہ سب کچھ اس کی ماں اور بہن سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔ وہ اس ڈھیر کی ایک طرف گئے اور اس کو آمادہ کرنے کی کوشش کی کہ یہ رسم ترک کر دی جائے۔ لیکن یہ بیوہ ردِعمل سے خائف تھی۔ اس نے اپنی ماں اور بہن پر ایک نظر بھی نہیں ڈالی اور اپنے آپ کو اس ڈھیر میں پھینک دیا اور اپنے خاوند کی سڑتی ہوئی لاش کو اپنی بانہوں میں لے لیا۔ اس لاش اور زندہ عورت کے جسموں پر بھوسہ پھینکا گیا اور اس کے اوپر کچھ اور مصالحے پھینکے گئے۔ بھوسے کے ڈھیر میں چھ یا سات گائے کے گوبر کے جلتے ہوئے اوپلے پھینکے گئے اور ان کے اوپر گھی اور آتش گیر مادہ پھینکا گیا۔ ان چار مردوں نے جو تلواریں سونت کر وہاں کھڑے تھے نے اس سائبان کو سہارا دینے والی رسیاں کاٹ دی اور اس سائبان کے اوپر موجود ایندھن کا ڈھیر اس عورت اور اس کے خاوند کی لاش پر گر گیا۔ ایک چیخ گویا میرے کانوں میں سوراخ کرتے ہوئے داخل ہوئی۔ میں کچھ سیکنڈ سنتا رہا۔ ہجوم کو شور کے باوجود اذیت ناک چیخیں سنائی دے رہی تھیں۔ ہمارے دل دہل گئے تھے ہم نے برہمنوں کی توجہ ان چیخوں کی طرف مبذول کرائی جواب پہلے سے بھی زیادہ بلند ہو گئی تھیں۔ بہت سے برہمنوں نے اس بیوہ کو جو ابھی ہوش و حواس میں تھی پکار کر تسلی دینا شروع کی۔ اب تمام ڈھیر شعلوں کی لپیٹ میں آ چکا تھا۔ اس کی گرمی اتنی شدید تھی کہ برہمن اور دوسرے لوگ کئی قدم پیچھے ہٹ گئے اور سنسکرت کا ایک بھجن پڑھنا شروع کیا۔ بھجن ختم ہو گیا مگر اس ڈھیر سے ابھی بھی چیخیں بلند ہو رہی تھیں۔ یہ چیخیں ابھی بھی میرے کانوں میں چھید کر رہی تھیں اور ہمارے دل شق ہو رہے تھے۔ مجھے یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ میں کیا کر رہا ہوں۔ میں اس جگہ سے رخصت ہو گیا۔''

(India Cries to British Humanity, by James Peggs, p 7-8)

یہ واقعہ ہزار دو ہزار سال قبل کا نہیں ہے بلکہ 1826ء کا ہے۔ بنگلور میں ایک انگریز پادری J. England نے یہ واقعہ دیکھا اور لکھا اور اس کتاب کے مصنف نے ستی کے بارے میں دوسرے واقعات کے ساتھ اسے بھی اپنی کتاب میں محفوظ کر لیا۔

تاریخ میں بیواؤں کے ساتھ ہونے والے سلوک کے بہت سے واقعات اور روایات محفوظ ہیں۔ مختلف مذہبی کتب میں بیواؤں کے ساتھ کیا سلوک کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں یہ اپنی ذات میں ایک چشم کشا مضمون ہے۔ خاص طور پر ان کی دوسری شادی کے متعلق کیا ہدایات دی گئی تھیں۔ یہ بات اپنی ذات میں ایک اہمیت رکھتی ہے۔

ہندومت

ہندومت میں بیوہ عورتوں کے بارے میں کیا کیا ہدایات دی گئی تھی اس موضوع پر بہت بحث ہوتی رہی ہے اور اب بھی ہو رہی ہے۔ سب سے پہلے تو یہ بحث اُٹھائی گئی ہے کہ کیا ویدوں میں بیوہ عورتوں کو ستی کرنے کے بارے میں کوئی ہدایت موجود ہے کہ نہیں۔ چاروں وید میں سے رگوید سب سے قدیم وید مانا جاتا ہے۔ اس میں ان چند سطروں کے بارے میں بہت سے لوگوں نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ اس میں ستی کا ذکر ہے۔ پہلے Griffith کا کیا ہوا انگریزی ترجمہ درج کیا جاتا ہے۔

Let these unwidowed dames with noble husbands adorn themselves with fragrant balm andunguent.

Decked with fair jewels, tearless free from sorrow, first let the dames go to where he liest

Rise come unto the world of life, O Woman: come he is lifeless by whose side thou liest.

(Rigveda, Book 10, Hymn 18, verse 7&8)

ترجمہ: معزز خاوندوں کی بیگمات جن کی بیوگی ختم کی جا رہی ہو اپنے آپ کو خوشبودار اشیاء اور مرہموں سے مزین کریں۔ خوبصورت موتیوں سے اپنے آپ کو آراستہ کریں اور غم سے بالکل آزاد ہو کر پہلے وہاں جائیں جہاں وہ لیٹا ہے۔

اُٹھو! اور زندگی کی دنیا میں آؤ اے عورت وہ مردہ ہے جس کے ساتھ تم لیٹی ہو۔

اسی طرح اتھروید میں ایک جگہ پر یہ مضمون بیان ہوا ہے۔

At whatever age, ye two formerly did first unite (in marriage), may that age be your common lot in Yamas kingdom.

Your sight shall be as clear (as formerly), your strength as abundant, your luster as great, your vitality as manifold! When Agni, the (funeral)pyre fastens himself upon the corpse, then as a pair ye shall rise from the (cooked porridge!)

Come ye together in this world, upon the road to the Gods and in Yamas realm.

(Sacred Books of the East, Vol. 42 p 185)

ترجمہ: تم دونوں جس عمر میں بھی شادی کے بندھن میں بندھے تھے۔ وہ یاما کی سلطنت میں تمہاری مشترکہ زندگی شمار ہو۔ تمہاری نظر پہلی کی طرح تیز ہو گی، تمہاری طاقت اتنی ہی ہو گی۔ تمہاری طمع اتنی ہی ہو گی اور جب چتا کے شعلے لاش کو اپنی لپیٹ میں لیں گے تو تم ایک جوڑے کی حیثیت سے اس سے اُٹھو گے۔ تم اس دنیا میں اکٹھے آؤ۔ اس راہ پر جو یاما کی سلطنت میں دیوتاؤں تک لے کر جاتی ہے۔ (ہندو لٹریچر میں یاما کی سلطنت یا یاما کی دنیا سے مراد اگلا جہاں ہے۔)

بہت سے تجزیہ نگاروں کے نزدیک مندرجہ بالا حوالوں میں ستی کرنے کا ذکر ہے اور کئی ہندو یہ نظریہ پیش کرتے ہیں کہ ان حوالوں میں ستی کرنے کی ہدایت نہیں ثابت ہوتی۔ تاریخی طور پر یہ تو

نہیں ہوتا رہا کہ ہندو مذہب سے وابستہ ہر بیوہ کو اس کے خاوند کی موت پر اس کے ساتھ ہی آگ کے شعلوں کی نذر کر دیا جاتا ہو۔ لیکن ایک بڑی تعداد میں عورتوں کو ستی کیا جاتا تھا۔ James Peggs کی کتاب India Cries to British Humanity کے صفحہ 9 پر درج اعداد و شمار کے مطابق 1815 اور 1824 کے درمیان بنگال میں ستی ہونے والی ہندو عورتوں کی تعداد 5997 تھی اور یہ تعداد صرف ان عورتوں کی تھی جن کا ستی ہونا مجسٹریٹ کے علم میں اس وقت آیا تھا اور اصل تعداد یقیناً اس سے بہت زیادہ ہوگی۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ ہر بیوہ کو ستی نہیں کیا جاتا تھا۔ ہندوستان میں ہندومت کی پیروکار بہت سی عورتیں اپنے خاوندوں کی موت کے بعد زندہ رہتی تھیں۔ یہ جائزہ لینا ضروری ہے کہ ان کے متعلق ہندوؤں کے مذہبی قوانین میں کیا ہدایتیں مذکور تھیں۔ ہندو مقدس قانون ''منو دھرم شاستر'' میں لکھا ہے۔

برہمن، کھشتری اور ویش کی بیوہ سوائے اپنے خاوند کے کسی دوسرے کے ساتھ مباشرت کی مجاز نہیں۔ اس لئے کہ اسے کسی دوسرے کے ساتھ مباشرت کی اجازت دینے والے ابدی قانون کی خلاف ورزی کریں گے۔

شادی سے متعلق مقدس صحائف کے احکام میں (بیواؤں کے) اس طور تفویض کئے جانے کا ذکر ملتا ہے اور نہ ہی ان کی دوسری شادی کا......

اس زمانے سے نیک لوگ اس (شخص) کی مذمت کرتے آئے ہیں جو اپنی جہالت میں، مر جانے والے کی بیوی کو (کسی دوسرے کی) اولاد پیدا کرنے پر تفویض کرتے ہیں۔

(منو دھرم شاستر باب نہم۔ اردو ترجمہ۔ ناشر نگارشات 2003ء ص 213)

ان قوانین کی رو سے اگر بیوہ ستی سے بچ بھی جائے تو اس کے لیے دوسری شادی کرنے کی ممانعت ہے۔

ہندو مقدس قانون ''منو دھرم شاستر'' میں ایسی بیوہ عورتوں کے متعلق جن کے خاوند محض شادی کے زبانی اقرار کے بعد مر جائیں لکھا ہے۔

''شادی کے زبانی اقرار کے بعد ہونے والا شوہر مر جاتا ہے تو دوشیزہ کا دیور یا جیٹھ مندرجہ ذیل قانون کے مطابق اس سے شادی کرے گا۔

قانون کے مطابق کنیا کو سفید کپڑوں میں ملبوس رخصت کیا جائے۔ حیض کے دنوں کو چھوڑ کر (مہینہ میں صرف ایک بار) اس سے رجوع کرے حتیٰ کہ حمل ٹھہر جائے۔

کسی ذی ہوش کو اپنی بیٹی ایک شخص کو ایک بار دینے کے بعد کسی دوسرے کو نہیں دینی چاہئے۔ اس لئے کہ ایسے شخص پر ایک انسان کے حوالے سے غلط بیانی کا الزام آتا ہے۔''

(منو دھرم شاستر باب نہم۔ اردو ترجمہ۔ ناشر نگارشات۔ 2003ء ص 213)

اس قانون کی رو سے ایسی عورت بھی صرف اپنے خاوند کے بھائی سے شادی کر سکتی ہے اور یہ تعلق بھی صرف ایک بچہ کی پیدائش تک رہے گا۔

اس طرح بیوہ کے مفادات کو قربان کر کے اس پر قدغن لگائی گئی ہے۔

بعد میں بھی ہندو مذہب میں بہت سے مقدس قوانین ترتیب دئے گئے اور ان قوانین میں بیوہ عورتوں کے ستی ہونے کا ذکر ملتا ہے۔ ''وشنو سمرتی'' میں لکھا ہے۔

Even were he to die with him, a kinsman is unable to follow his dead relative: all excepting his wife are forbidden to follow him on the path of Yama

(Sacred Books of the East, The Institutes of Visnu, Vol.7, p81)

ترجمہ: اگر کوئی اپنے رشتہ دار کے ساتھ مرے بھی تو وہ اپنے مردہ رشتہ دار کے ساتھ نہیں جا سکتا۔ بیوی کے علاوہ ہر کسی کو ایک شخص کے ساتھ یاما کے راستہ پر جانے کی اجازت نہیں۔

پھر اسی کتاب میں عورتوں کے فرائض بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔

After the death of her husband, to preserve her chastity or to ascend pile after him.

(Sacred Books of the East, The Institutes of Visnu, Vol.7,p 111)

یعنی عورت اپنے خاوند کی موت کے بعد یا پاکدامنی کے ساتھ زندگی بسر کرے یا اس کے ساتھ چتا پر چڑھ جائے۔

ان حوالوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ قدیم ہندو تہذیب میں بیوہ عورتوں کو ستی کرنے کا رواج موجود تھا لیکن ہر بیوہ سے یہ سلوک نہیں کیا جاتا تھا۔ کچھ بیوہ عورتوں کو زندہ رہنے کی اجازت تھی لیکن ان کی دوسری شادی کرنے پر بہت سی پابندیاں تھیں اور اگر بیوہ نے دوسری شادی کرنی ہو بھی پسندیدہ سمجھا جاتا تھا کہ وہ اپنے خاوند کے بھائی سے شادی کرے اور یہ تعلق بھی ایک بچے کی پیدائش تک رہنا پسندیدہ سمجھا جاتا تھا۔

قدیم مقدس چینی لٹریچر میں بھی بیوہ عورتوں کے بارے میں کچھ ہدایات مذکور ہیں۔ قبل مسیح قدیم چینی لٹریچر ''Shih'' میں بہت قدیم نظمیں محفوظ ہیں۔ ''Shih'' کی کتاب میں ایک نظم محفوظ ہے۔ اس نظم کا نام Pai Kau ہے۔ اس کا پس منظر یہ ہے کہ ایک جوان شاہی خاندان کی بیوہ کی ماں اس کی دوبارہ شادی کرنا چاہتی ہے اور وہ ایک نظم میں اپنے جذبات کا اظہار کرتی ہے۔ وہ اپنے خاوند کا ذکر کرتی ہے اور کہتی ہے کہ اب میں موت تک کسی اور کو اپنا ساتھی نہیں بناؤں گی۔

(p434-435 Sacred Books of the East Vol.3, The Shih King)

بائبل کی ہدایات

بائبل میں بعض صورتوں میں بیوہ کی دوسری شادی کے متعلق کافی عجیب ہدایات موجود ہیں۔ اور وہ ہدایات یہ ہیں۔

''اگر کئی بھائی مل کر ساتھ رہتے ہوں اور ایک ان میں سے بے اولاد مر جائے تو اس مرحوم کی بیوی کسی اجنبی سے بیاہ نہ کرے بلکہ اس کے شوہر کا بھائی اس کے پاس جا کر اسے اپنی بیوی بنا لے اور شوہر کے بھائی کا جو حق ہے وہ اس کے ساتھ ادا کرے اور اس عورت کے جو پہلا بچہ ہو وہ اس آدمی کے مرحوم بھائی کے نام کا کہلائے تا کہ اس کا نام اسرائیل میں سے مٹ نہ جائے اور اگر وہ آدمی اپنی بھاوج سے بیاہ کرنا نہ چاہے تو اس کی بھاوج پھاٹک پر بزرگوں کے پاس جائے اور کہے میرا دیور اسرائیل میں اپنے بھائی کا نام بحال رکھنے سے انکار کرتا ہے اور میرے ساتھ دیور کا حق ادا کرنا نہیں چاہتا۔ تب اس کے شہر کے بزرگ اس آدمی کو بلوا کر اسے سمجھائیں اور اگر وہ اپنی بات پر قائم رہے اور کہے مجھ کو اس سے بیاہ کرنا منظور نہیں۔ تو اس کی بھاوج بزرگوں کے سامنے اس کے پاس جا کر اس کے پاؤں کی جوتی اتارے اور اس کے منہ پر تھوک دے............''

(استثناء۔ باب 25)

یہ عجیب ہدایات ہیں۔ ایک ایسی بیوہ ہے جس کی اولاد بھی نہیں۔ اس کی مرضی ہے کہ نہیں ہے اسے زبردستی اپنے دیور سے شادی پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ اس فرضی فلسفہ کی بنیاد پر کہ اس طرح مرحوم شوہر کا نام رہ جائے گا۔ اس طرح اس کی آزادی سلب کی جا رہی ہے اور اگر کوئی دیور بیچارہ انکار کرتا ہے تو یہ اس کی مرضی ہے لیکن ان ہدایات کی رو سے اس کو سر عام اتنا ذلیل کیا جائے گا کہ اس کے منہ پر تھوکا جائے گا۔ مثل مشہور ہے کہ ''میاں بیوی راضی تو کیا کرے گا قاضی'' لیکن یہاں یہ عالم ہے کہ نہ میاں راضی اور نہ بیوی راضی صرف قاضی ہی اپنی من مانی کر رہا ہے۔

مختصراً یہ کہ ظہور اسلام سے قبل سابقہ تعلیمات میں یہ پسندیدہ سمجھا جاتا تھا کہ خاوند کی موت کے بعد عورت اگر جوان بھی ہو تو دوسری شادی نہ کرے اور اس کی ایک انتہائی صورت ستی کی ظالمانہ رسم تھی جس میں خاوند کی موت کے بعد اس کی لاش کے ساتھ اس کی بیوی کو بھی شعلوں کی نذر کر دیا جاتا تھا یا ایک دوسری صورت یہ ہوتی تھی کہ اگر عورت نے دوسری شادی کرنی بھی ہے تو اس پابندی کے ساتھ کہ وہ خاوند کے بھائی کے ساتھ شادی کرے۔

اس طرح بیوہ عورت کے حقوق اور آزادی متاثر ہوتی تھی۔ گویا وہ وراثت میں آیا ایک مال ہے جس پر مرد کے رشتہ دار قبضہ کر لیتے ہیں۔

عربوں کے رواج

آنحضرت ﷺ کی لائی ہوئی تعلیم نے ان سابقہ رسوم اور قیود کو ختم کر کے بالکل ایک نئے دور کا آغاز کیا اور بیوہ عورتوں کے حقوق قائم فرمائے۔ سنن ابوداؤد میں ایک باب ''فی قولہ تعالیٰ لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرھا......'' کے نام سے درج کیا گیا ہے اور اس میں سورۃ النساء کی آیت 20 کے متعلق روایات درج کی گئی ہیں۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''اے ایماندارو! تمہارے لئے (یہ) جائز نہیں کہ تم زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ......''۔

اس باب کی ایک حدیث میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے اس آیت کے بارے میں روایت ہے۔

''جب خاوند مر جاتا تھا تو اس کے وارث اس کی بیوی پر زیادہ حقدار سمجھے جاتے تھے بہ نسبت عورتوں کے وارثوں کے۔ بعض اس کا نکاح اپنے آپ سے کر لیتے تھے یا اگر چاہتے کسی اور سے کر دیتے۔ اگر چاہتے بالکل نکاح نہ کرنے دیتے تب یہ آیت اتری۔''

اس اگلی حدیث میں حضرت عبداللہ بن عباس سے ہی روایت ہے کہ مرد اپنے عزیز کی جورو کا وارث ہوتا پھر اس کو دوسرا نکاح نہ کرنے دیتا یہاں تک کہ مر جاتی یا جو مہر لیا ہے اس کو واپس کرے اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

(سنن ابوداؤد باب 100)

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بائبل کی تعلیم اور ہندوؤں کے مقدس قوانین سے ملتا جلتا رواج اس دور میں عرب میں بھی رائج تھا کہ بیوہ کے متعلق فیصلہ کرنے کا اختیار خاوند کے وارثوں کو ہوتا تھا اور یہی مناسب سمجھا جاتا تھا کہ بیوہ یا تو شادی نہ کرے اور اگر کرے تو اپنے خاوند کے رشتہ داروں میں کرے۔

قرآنی تعلیم

قرآن کریم نے ان قیود کو ختم کیا اور بیوہ عورت کو اپنے بارے میں فیصلہ کرنے کے حقوق دیئے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

''اور تم میں سے جو لوگ وفات دیئے جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں۔ تو وہ (بیویاں) چار مہینے اور دس دن تک اپنے آپ کو روکے رکھیں۔ پس جب وہ اپنی (مقررہ) مدت کو پہنچ جائیں تو پھر وہ (عورتیں) اپنے متعلق معروف کے مطابق جو بھی کریں اس بارہ میں تم پر کوئی گناہ نہیں اور اللہ اس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔''

(البقرہ235)

دوسرے مذاہب کی مقدس تحریروں میں بیوہ کی شادی کو معیوب بیان کیا گیا تھا اور یا بیوہ عورتوں کے لئے ستی جیسے ظالمانہ رواج موجود تھے۔ اگر کوئی راستہ بیان کیا گیا تھا وہ یہ تھا کہ اسے زبردستی خاوند کے بھائی کے پلے باندھ دیا جائے تا کہ اس طرح اس کے مرنے والے خاوند کا نام باقی رہے۔ لیکن ان تعلیمات اور روایات کے برعکس قرآنِ کریم نے یہ اعلان کیا کہ عدت کے بعد بیوہ عورتیں اپنے بارے میں معروف کے مطابق فیصلہ کرسکتی ہیں۔ ایک اور آیتِ کریمہ میں بیوہ عورتوں کی شادی کی تاکید کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

''اور تمہارے درمیان جو بیوائیں ہیں ان کی بھی شادیاں کراؤ اور اسی طرح جو تمہارے غلاموں اور لونڈیوں میں سے نیک چلن ہوں ان کی بھی شادیاں کراؤ۔ اگر وہ غریب ہوں تو اللہ اپنے فضل سے انہیں غنی بنا دے گا اور اللہ بہت وسعت عطا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔''

(سورۃ نور)

آنحضرت ﷺ نے تاکید فرمائی تھی کہ بیوہ کی شادی کرتے ہوئے اس کی اجازت اور مرضی کے مطابق شادی کی جائے۔

''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ بیوہ عورت کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت نہ لی جائے اور کنواری عورت کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت نہ مل جائے۔

(صحیح بخاری۔ کتاب النکاح۔ باب لا ینکح الاب وغیرہ البکر والثیب الا برضاھا)

نوٹ۔ اسی مضمون کی احادیث صحیح مسلم کتاب النکاح۔ باب استیذان الثیب فی النکاح بالنطق والبکر بالسکون میں، سنن ابو داؤد باب فی الاستیمار سنن نسائی، کتاب النکاح، باب استیمار الثیب فی نفسھا، سنن ابنِ ماجہ کتاب النکاح، باب استئمار البکر والثیب میں موجود ہیں۔

قبل از اسلام مختلف مذاہب میں یا تو بیوہ کی دوسری شادی کو ناپسندیدہ سمجھا گیا تھا یا پھر اس کی آزادی پر یہ قدغن لگائی گئی تھی کہ وہ اپنے مرنے والے خاوند کے گھر میں شادی کرے۔ لیکن آنحضرتؐ نے یہ تاکید فرمائی کہ اگر بیوہ کا کفو میسر ہو اور اس کی رضامندی حاصل ہو تو اس کی شادی جلدی کردینی چاہئے۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے۔

''نبی کریمؐ نے فرمایا اے علی! تین چیزیں ایسی ہیں جن میں دیر نہیں کرنی چاہئے۔ نماز جب اس کا وقت قریب ہوجائے۔ جنازہ جب حاضر ہوجائے اور بیوہ جب اس کا کفو موجود ہو۔''

(ترمذی کتاب الصلوۃ باب ماجاء فی الوقت الاول من الفضل)

بیوگان کا نکاح

ایک شخص کا سوال حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں پیش ہوا کہ بیوہ عورتوں کا نکاح کن صورتوں میں فرض ہے۔ اس کے نکاح کے وقت عمر، اولاد، موجودہ اسباب، نان ونفقہ کا لحاظ رکھنا چاہئے یا کہ نہیں؟ یعنی کیا بیوہ باوجود عمر زیادہ ہونے کے یا اولاد بہت ہونے کے یا کافی دولت پاس ہونے کے ہر حالت میں مجبور ہے کہ اس کا نکاح کیا جائے؟

فرمایا:

بیوہ کے نکاح کا حکم اسی طرح ہے جس طرح کہ باکرہ کے نکاح کا حکم ہے۔ چونکہ بعض قومیں بیوہ عورت کا نکاح خلاف عزت خیال کرتے ہیں اور یہ بدرسم بہت پھیلی ہوئی ہے۔ اس واسطے بیوہ کے نکاح کے واسطے حکم ہوا ہے لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ ہر بیوہ کا نکاح کیا جائے۔ نکاح تو اسی کا ہوگا جو نکاح کے لائق ہے اور جس کے واسطے نکاح ضروری ہے۔ بعض عورتیں بوڑھی ہوکر بیوہ ہوتی ہیں۔ بعض کے متعلق دوسرے حالات ایسے ہوتے ہیں کہ وہ نکاح کے لائق نہیں ہوتیں۔ مثلاً کسی کو ایسا مرض لاحق ہے کہ وہ قابل نکاح ہی نہیں یا ایک کافی اولاد اور تعلقات کی وجہ سے ایسی حالت میں ہے کہ اس کا دل پسند ہی نہیں کرسکتا کہ وہ اب دوسرا خاوند کرے۔ ایسی صورتوں میں مجبوری نہیں کہ عورت کو خواہ مخواہ جکڑ کر خاوند کرایا جائے۔ ہاں اس بدرسم کو مٹا دینا چاہئے کہ بیوہ عورت کو ساری عمر بغیر خاوند کے جبراً رکھا جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد5 صفحہ 319-320)

فرمایا:

اگر کسی عورت کا خاوند مرجائے تو گو وہ عورت جوان ہی ہو دوسرا خاوند کرنا ایسا برا جانتی ہے جیسا کہ کوئی بڑا بھاری گناہ ہوتا ہے اور تمام عمر، بیوہ اور رانڈ رہ کر یہ خیال کرتی ہے کہ میں نے بڑے ثواب کا کام کیا ہے اور پاکدامن بیوی ہوگئی ہوں۔ حالانکہ اس کے لئے بیوہ رہنا سخت گناہ کی بات ہے۔ عورتوں کے لئے بیوہ ہونے کی حالت میں خاوند کرلینا نہایت ثواب کی بات ہے۔ ایسی عورت حقیقت میں بڑی نیک بخت اور ولی ہے جو بیوہ ہونے کی حالت میں برے خیالات سے ڈر کر کسی سے نکاح کرلے اور نابکار عورتوں کے لعن طعن سے نہ ڈرے۔ ایسی عورتیں جو خدا اور رسول کے حکم سے روکتی ہیں خود لعنتی اور شیطان کی چیلیاں ہیں۔ جن کے ذریعہ سے شیطان اپنا کام چلاتا ہے۔ جس عورت کو رسول اللہ ﷺ پیارا ہے اس کو چاہئے کہ بیوہ ہونے کے بعد کوئی ایماندار اور نیک بخت خاوند تلاش کرلے اور یاد رکھے کہ خاوند کی خدمت میں مشغول رہنا بیوہ ہونے کی حالت کے وظائف سے صدہا درجہ بہتر ہے۔

(ملفوظات جلد5 صفحہ 47)

پاک محمد مصطفیٰؐ نبیوں کا سردار

رکھ پیشِ نظر وہ وقت بہن! جب زندہ گاڑی جاتی تھی
گھر کی دیواریں روتی تھیں جب دنیا میں تو آتی تھی
جب باپ کی جھوٹی غیرت کا خوں جوش میں آنے لگتا تھا
جس طرح جنا ہے سانپ کوئی یوں ماں تیری گھبراتی تھی
یہ خونِ جگر سے پالنے والے تیرا خون بہاتے تھے
جو نفرت تیری ذات سے تھی فطرت پر غالب آتی تھی
کیا تیری قدر و قیمت تھی؟ کچھ سوچ! تری کیا عزت تھی
تھا موت سے بدتر وہ جینا قسمت سے اگر بچ جاتی تھی
عورت ہونا تھی سخت خطا تھے تجھ پر سارے جبر روا
یہ جرم نہ بخشا جاتا تھا تا مرگ سزائیں پاتی تھی
گویا تو کنکر پتھر تھی احساس نہ تھا جذبات نہ تھے
توہین وہ اپنی یاد تو کر! ترکہ میں بانٹی جاتی تھی
وہ رحمتِ عالم آتا ہے تیرا حامی ہو جاتا ہے
تو بھی انساں کہلاتی ہے سب حق تیرے دلواتا ہے
ان ظلموں سے چھڑواتا ہے
بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار
پاک محمد مصطفیٰؐ نبیوں کا سردار
صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ

حضرت نواب مبارکہ بیگم

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب

اہل و عیال اور دیگر رشتہ داروں سے حسن سلوک

شریعت بنی نوع انسان کیلئے باعث رحمت ہے جو کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کا بہترین مجموعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کے حقوق قرآن کریم میں بڑی تفصیل سے بیان فرما دیئے ہیں۔ سورۃ النساء میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اے لوگو اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک ہی جان سے پیدا کیا اور اس کی جنس سے ہی اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں میں سے بہت سے مرد اور عورتیں پیدا کر کے دنیا میں پھیلائے اور اللہ کا تقویٰ اس لئے بھی اختیار کرو کہ اس کے ذریعہ سے تم آپس میں سوال کرتے ہو اور خصوصاً رشتہ داریوں کے معاملہ میں تقویٰ سے کام لو اللہ تم پر یقیناً نگران ہے۔ (النساء:2)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

اس سورۃ کو اللہ تعالیٰ نے یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ سے شروع فرمایا ہے۔ الناس جو انس سے تعلق رکھتا ہے تو میاں بیوی کا تعلق اور نکاح کا تعلق بھی ایک انس ہی کو چاہتا ہے تا کہ دو اجنبی وجود متحد فی الارادہ ہو جائیں۔

اتقوا ربکم جو فرمایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نکاح کی اصل غرض تقویٰ ہونی چاہئے اور قرآن مجید سے یہی بات ثابت ہے نکاح تو اس لئے ہے کہ احصان اور عفت کی برکات کو حاصل کرے۔

آنحضرت ﷺ نے نکاح کی اصل غرض تقویٰ بیان فرمائی ہے دیندار، ماں باپ کی اولاد ہو۔ دیندار ہو۔ پس تقویٰ اختیار کرو اور رحم کے فرائض پورے کرو۔

(حقائق الفرقان جلد دوم صفحہ 5)

پھر فرمایا:۔

لوگ غیروں سے احسان کرتے ہیں پر اپنوں پر نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ رحم نے جناب الٰہی میں عرض کیا تیرے نام رحمٰن رحیم میں بھی یہی مادہ موجود ہے میرا لحاظ رکھو۔ اللہ نے فرمایا۔ میں تیرا ایسا خیال رکھوں گا جو تجھے قطع کرے گا میں اس سے قطع کروں گا۔ (حقائق الفرقان جلد دوم صفحہ 22)

حضرت انسؓ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جو شخص رزق کی فراخی چاہتا ہے یا خواہش رکھتا ہے کہ اس کی عمر اور ذکر خیر زیادہ ہو اسے صلہ رحمی کا خلق اختیار کرنا چاہئے یعنی رشتہ داروں سے حسن سلوک۔

آنحضرتؐ کا اپنا نمونہ ہمارے سامنے ہے پہلی وحی کے نزول پر جب ساری بنی نوع انسان کی اصلاح کی عظیم ذمہ داری ملنے پر آنحضرتؐ نے حضرت خدیجہؓ سے گھبراہٹ کا اظہار کیا تو حضرت خدیجہؓ کے منہ سے بے اختیار نکلا کہ آپ کیسے ناکام ہو سکتے ہیں جبکہ آپ منجملہ اور اخلاق فاضلہ کے رشتہ داروں سے بھی حسن سلوک کرتے ہیں۔

جہاں تک رشتوں کا تعلق ہے ایک رشتہ داری تو ماں باپ کی طرف سے ہوتی ہے اور دوسری شادی کے بعد سسرالی رشتوں کی وجہ سے فرمایا۔ اور خدا وہ ذات قادر مطلق ہے جس نے بشر کو پانی سے پیدا کیا اور اسے کبھی تو نسب بنایا یعنی شجرہ آباء اور کبھی صہر بنایا۔ یعنی شجرۂ سسرال (الفرقان : 55) مطلب یہ کہ انسان کو پیدا کر کے اسے آبائی اور سسرالی رشتوں میں باندھ دیا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں'' (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 19)

ان تمام رشتہ داریوں کو نبھانا کوئی آسان کام نہیں۔ بڑے بڑے لوگ اس سلسلہ میں ناکام یا نیم کامیاب نظر آتے ہیں اور اپنوں سے زیادہ دوسروں سے تعلق میں زیادہ آسانی محسوس کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ہر ایک رشتہ دار اور مسکین اور مسافر کو جو کچھ اس کا حق ہے دے دے اور اپنی نفسانی خواہشوں پر فخر اور بڑائی کیلئے اور بے ایمانی کے کاموں میں اموال کو ضائع مت کر۔ (بنی اسرائیل:27)

(حقائق الفرقان جلد دوم صفحہ 530)

یہاں حضرت خلیفہ اول نے ایک نہایت معرفت کا نکتہ بیان کیا ہے فرمایا اپنے اقرباء سے شکایتیں بوجہ زیادہ معاملہ پڑنے کے پیدا ہو جاتی ہیں ان کو خلوص سے دینا مشکل ہو جاتا ہے اس لئے اس کی تاکید فرمائی۔

اصل میں رشتہ داریوں میں حسن سلوک اور خوشگوار ماحول پیدا کرنے کیلئے درگزر سے کام لینے کی بہت ضرورت ہوتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے اس ارشاد کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ امن کے قیام کیلئے اپنا حق چھوڑ دو۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور ہمارے موجودہ امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس بارے میں بہت کچھ فرمایا ہے۔

شریعت نے بڑے حسین طریقے سے تمام رشتہ داروں کے حقوق متعین کئے ہیں۔ سورۃ النور آیت :62 میں یہ جو فرمایا کہ اپنے گھروں یا اپنے باپ دادا کے گھروں یا ماؤں کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں گے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچوں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں وغیرہ سے کھانا کھانے میں کوئی حرج نہیں اس سے حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے ایک نہایت شاندار منطقی نتیجہ نکالا ہے آپ فرماتے ہیں۔

''ہندوستان میں لوگ اکثر اپنے گھر میں خصوصاً ساس بہو کی لڑائی کی شکایت کرتے رہتے ہیں قرآن مجید پر عمل کریں تو ایسا نہ ہو دیکھو اس میں ارشاد ہے کہ گھر الگ الگ ہوں ماں کا گھر الگ۔ اولاد شادی شدہ کا گھر الگ۔

(حقائق الفرقان جلد سوم صفحہ :233)

جہاں تک اولاد کے حقوق اور ان سے حسن سلوک کا تعلق ہے اس سلسلہ میں صرف اتنا عرض کر دینا کافی ہوگا کہ اولاد کی اس طرح تربیت کرنی چاہئے کہ ان کے جسمانی اور ذہنی اور اخلاقی اور روحانی قویٰ کی متوازن اور بکمال نشوونما ہو سکے تا کہ وہ دین اور دنیا کیلئے مفید اور کارآمد وجود ثابت ہوں۔ ضمناً تعلیم اور شادی بیاہ کے معاملہ میں بچوں پر اپنی مرضی زبردستی نہیں ٹھونسنی چاہئے تاہم حقوق العباد اور میاں بیوی بچوں اور دیگر رشتہ داروں سے حسن سلوک کیلئے حضرت مسیح موعود کا نمونہ اختیار کرنا چاہئے اور وہ ہے اللہ تعالیٰ سے مسلسل دعائیں کرنا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''میں التزاماً چند دعائیں روز مانگا کرتا ہوں۔

اول اپنے نفس کیلئے دعا مانگتا ہوں کہ مجھ سے وہ کام لے جس سے اس کی عزت وجلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا کرے۔ پھر اپنے گھر کے لوگوں کیلئے مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ عین عطا ہو۔ اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ چلیں پھر اپنے بچوں کیلئے دعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خدام بنیں پھر اپنے مخلص دوستوں کیلئے نام بنام اور پھر ان سب کیلئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں جانتے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ :309)

مکرم محمد افضل قمر صاحب۔ لاہور

مجھے الفضل میں کیا ملتا ہے

مجھے آقائے دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی بابت پڑھنے کا موقع ملتا ہے، مجھے حضرت مسیح موعود کی تحریرات پڑھنے کا موقعہ ملتا ہے، مجھے قرآن کی بابت نت نئے علوم پڑھنے کو ملتے ہیں، مجھے صحابہ آنحضرت ﷺ اور رفقائے حضرت مسیح موعود کی بابت جاننے کا موقعہ ملتا ہے۔ پھر مجھے خلیفۂ وقت کے ارشادات تحریری شکل میں ملنے کے علاوہ آپ کی ہدایات تفصیل کے ساتھ ملتی ہیں، آپ کی زبانی بیان ہونے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ہونے والے خدا کے افضال کا تذکرہ پڑھنے کو ملتا ہے، جماعت پر ہونے والے خدا تعالیٰ کے ان گنت افضال کے علاوہ ہر گذرتے دن کے ساتھ جماعتی ترقی کی بابت پتہ چلتا ہے، قرآن مجید کی اشاعت اور ان کے ہونے والے تراجم کا علم ہوتا ہے، یہ پتہ چلتا ہے کہ افریقی کیسے جماعت کی آغوش میں آ رہے ہیں، امریکہ میں کیسے کیسے لوگ جماعت کا حصہ بن رہے ہیں، آسٹریلیا میں کون کون سی جگہوں پر بیوت اور مشن ہاؤسز تعمیر ہو چکے ہیں اور ایشیا میں خاص طور پر پاک و ہند بنگلہ دیش اور سری لنکا میں لوگوں اور حکومتوں کا جماعت کے ساتھ برتاؤ کیسا ہے؟ یہاں کے لوگ کیسے جماعت کے احباب پر مظالم ڈھا رہے ہیں اور کیسے میرے پیارے ان تکالیف اور مظالم کو محض خدا کی خاطر برداشت کر رہے ہیں۔

جب میں الفضل کا مطالعہ کرتا ہوں تو مجھے جہاں دنیا جہاں میں ہونے والی جماعتی ترقی کا تذکرہ پڑھنے کو ملتا ہے وہاں یہ چیز بھی میرے علم میں آتی ہے کہ میرا کون کون سا بھائی، کون کون سا بیٹا اور کون کون سی مائیں بہنیں بیمار ہیں اور کون مجھ سے جدا ہو کر اللہ کے حضور حاضر ہو چکا ہے، مجھے یہ بھی الفضل سے ہی پتہ چلتا ہے کہ میرے کس کس احمدی بچے اور بچی نے علم کے میدان میں نمایاں پوزیشن لی ہے اور میں جب یہ سب کچھ پڑھتا ہوں تو جہاں خدا کا شکر ادا کرنے کا موقعہ ملتا ہے وہاں مجھے ان سب کے لئے دعا کرنے کا موقعہ ملتا ہے کہ جو تنگدستی کا شکار ہیں، خوشحال ہیں جو بے روزگار ہیں اور جو باروزگار ہیں، جو ترقی کر رہے ہیں، جو ترقی کر چکے ہیں اور جو اسیر ہیں، جو کبیر ہیں، جو بیمار ہیں، جو پریشان ہیں اللہ ان سب پر اپنا فضل فرمائے، سب کی پریشانیاں دور فرمائے، سب کی حاجتیں پوری کرے اور سب سے بڑھ کر ہمارے آقا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرالعزیز کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے، آپ کی قیادت میں جماعت کی دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی ہو، ہم سب ان سب ترقیات اور ثمرات کے عینی شاہد ہوں، ان سے پورے طور پر فائدہ اٹھانے والے ہوں۔ ہماری طرف سے ہمارے آقا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خیر کی خبریں ملیں، خوشی کی خبریں ملیں، اللہ کرے کہ وہ دن جلد آئے، ہماری زندگیوں میں ہی آئے، آمین۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

اعزاز

(نصرت جہاں اکیڈمی فار گرلز ربوہ)

ادارہ ہذا کی بچیوں نے O-Level کے امتحان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نمایاں کامیابی حاصل کی منزہ سعدیہ کامران ولد حنیف احمد کامران نے انگلش میں ریجن میں ٹاپ کیا ہے اور نیرہ باجوہ ولد طلعت محمود باجوہ نے جرمن لینگویج میں ملک بھر میں ٹاپ کیا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ادارہ اور جماعت کیلئے ہر جہت سے مبارک فرمائے اور ان طالبات کی کامیابی کو آئندہ اعلیٰ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی فار گرلز ربوہ)

سانحہ ارتحال

محترم عبداللطیف اعوان صاحب سابق ٹیچر نصرت جہاں اکیڈمی محلہ فیکٹری ایریا سلام اطلاع دیتے ہیں۔

خاکسار کی خوشدامن مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم قریشی عبدالرحمان ظفر صاحب مرحوم مورخہ 27 جنوری 2013ء کو بعمر 92 سال وفات پا گئیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ موصیہ تھیں۔ مورخہ 28 جنوری 2013ء کو احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم سعید احمد صاحب مربی سلسلہ اصلاح وارشاد مرکزیہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ طویل عرصہ سے علیل تھیں اور صاحب فراش تھیں۔ آپ نیک، تہجد گزار، صوم وصلاۃ کی پابند تھیں۔ مرحومہ حضرت قریشی مولوی عبیداللہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی صاحبزادی تھیں۔ اللہ کے فضل سے آپ لمبا عرصہ تک محلہ دارالیمن کی سیکرٹری مال اور نائب صدر لجنہ اماء اللہ بھی رہی ہیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں تین بیٹے مکرم قریشی مسعود احمد صاحب ریٹائرڈ پروفیسر زرعی یونیورسٹی فیصل آباد، مکرم قریشی منظور احمد صاحب ریٹائرڈ ڈیسٹیشن افسر، مکرم قریشی ظہور احمد صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو غریق رحمت کرے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم آصف محمود صاحب مربی سلسلہ سیرالیون تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے فیضان محمود واقف نو نے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے چار سال تین ماہ کی عمر میں قرآن مجید کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ عزیزم نے چار ماہ میں یسرنا القرآن اور چھ ماہ میں قرآن مجید کا دور مکمل کیا۔ قرآن مجید پڑھانے کی سعادت بچے کی والدہ مکرمہ نبیلہ آصف صاحبہ کو حاصل ہوئی۔ آمین کی تقریب Bo ٹاؤن سیرالیون میں مورخہ 28 دسمبر 2012ء کو منعقد ہوئی۔ جس میں مکرم عقیل احمد صاحب ریجنل مشنری Bo ٹاؤن نے بچے سے قرآن مجید سنا اور دعا کروائی۔ موصوف مکرم محمد صادق صاحب آف دارالبرکات کا پوتا اور مکرم صادق احمد فرخ صاحب آف دارالرحمت شرقی کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو قرآنی انوار سے منور فرمائے۔ قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور اس کے احکام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

نیشنل اکاؤنٹیبلٹی بیورو اسلام آباد کو سٹینو گرافر، اسسٹنٹ، ڈرائیور اور نائب قاصد کی ضرورت ہے۔

فیڈرل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل (ٹریننگ) ڈائریکٹر/سینئر ٹریننگ فیسلیٹیٹر، پبلک ریلیشنز آفیسر، اسسٹنٹ ڈائریکٹر (لائبریری اینڈ پی آر) نیٹ ورک ایڈمنسٹریٹر، سینئر پرسنل اسسٹنٹ (سٹینوگرافر) جونیئر پرسنل اسسٹنٹ (سٹینو ٹائپسٹ) جونیئر اسسٹنٹ یوڈی سی، سب اسسٹنٹ، باورچی اور چوکیدار کی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

لاہور گریژن ایجوکیشن سسٹم کو سینئر سکول، جونیئر سکول اور پری سکول کیلئے ماسٹر، بیچلر اور مونٹیسوری ٹرینڈ ٹیچرز کی ضرورت ہے۔

اربن ڈویلپرز ایسوسی ایٹس کو تجربہ کار B.Com اکاؤنٹنٹ کی ضرورت ہے۔

ایک پروگریسو پبلک سیکٹر آرگنائزیشن کو جنرل منیجر، سپیشل وہیکل آپریٹر اور کیئر ٹیکر کی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

آغا خان ایجوکیشن سروس، پاکستان کو آغا خان سکول حافظ آباد کیلئے ماسٹر ڈگری ان ایجوکیشن ہولڈر اور 7 سالہ تجربہ کار ہیڈ ٹیچر کی فوری ضرورت ہے۔

ملٹری انجینئر سروسز (PAF) چارج ہینڈ، آئل انجن ڈرائیور، لائن مین، الیکٹریشن، سوئچ بورڈ اٹینڈنٹ، موٹر پمپ اٹینڈنٹ، کارپینٹر، پائپ فٹر، سوئی گیس فٹر، ہلپر، ایم ٹی ڈرائیور، پینٹر کمپلینٹ ریسیور، ویلڈر، میسن، لیبرز اور سینٹری ورکرز کی آسامیاں خالی ہیں۔

پاک فضائیہ میں جی سی اور پروسٹ ٹریڈ کے ریٹائرڈ جے سی اوز (J.C.Os) اور ریٹائرڈ ایئرمین کی دوبارہ شمولیت کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

ورلڈ فوڈ پروگرام کو پشاور، لاہور، مظفر گڑھ اور کوئٹہ کے لئے سائٹ انجینئرز کی ضرورت ہے۔

ٹریٹ گروپ آف کمپنیز کے سیلز اور مارکیٹنگ آفس میں ٹائپسٹ، ڈسپیچ کلرک، آفس اسسٹنٹ اور لیڈی ریسپشنسٹ کی ضرورت ہے۔

Deutshe (Giz) gesellschaft fu internationale کو جونیئر ایڈوائزر، ٹریننگ اسسٹنٹ اور ڈرائیور کی ضرورت ہے۔

رویالی گروپ پاکستان کو منیجرز (مکینیکل/ الیکٹریکل/ انسٹرومنٹس) اسسٹنٹ منیجرز (الیکٹریکل انسٹرومنٹس) شفٹ انچارج (الیکٹریکل/ انسٹرومنٹس) اور شفٹ انچارج (یوٹیلیٹیز) کی ضرورت ہے۔

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل کیلئے 3 فروری 2013ء کا اخبار "روزنامہ جنگ" ملاحظہ فرمائیں۔ (نظارت صنعت وتجارت)

شکریہ احباب

مکرم عبدالرزاق خان صاحب اور مکرمہ حمیدہ بشریٰ صاحبہ ناصر آباد جنوبی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 7 جنوری 2013ء کو ہمارے داماد مکرم تنویر مقصود راجہ صاحب کراچی سے لاہور کے سفر کے دوران کار کے حادثہ میں موقعہ پر ہی وفات پا گئے تھے۔ جبکہ ان کے ساتھ شریک سفر بیوی اور تین بچے محض خدا تعالیٰ کے فضل سے محفوظ رہے۔ ان کی تدفین ربوہ میں ہوئی۔ اس اندوہناک حادثہ کے موقعہ پر کثیر تعداد میں احباب جماعت ربوہ اور بیرون ربوہ نے تشریف لا کر نیز بذریعہ فون ہم سب پسماندگان کے ساتھ اظہار تعزیت اور ہمدردی فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر سے نوازے۔ روزنامہ الفضل کے ذریعہ ہم تمام احباب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی نیکیاں ان کی اولاد میں جاری فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرمہ بشریٰ رانا صاحبہ باب الابواب تحریر کرتی ہیں۔

میرے بیٹے مکرم راجہ خاور رحمن صاحب سابق کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ حال مقیم کینیڈا کے پتے کا آپریشن متوقع ہے۔ پتے میں پتھری ہے اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ آپریشن کو کامیاب کرے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھتے ہوئے صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے۔ آمین

مکرم ابتسام احمد راویل صاحب باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی دادی جان محترمہ نصرت جہاں صاحبہ باب الابواب غربی کو چند دن سے بخار اور شدید کھانسی کی شکایت ہے۔ شوگر کی تکلیف بھی کافی پرانی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے اور صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ ترکہ مکرم غلام رسول صاحب)

مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم غلام رسول صاحب وفات پا چکے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 26/50 محلہ دارالعلوم شرقی برقبہ 10 مرلہ 7 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ درج ذیل ورثاء میں حصص شرعی منتقل کر دیا جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم غلام محمد صاحب (بیٹا)
2۔ مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرم مبشر احمد ظفر صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب (بیٹا)
5۔ مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

ٹیڑھے دانتوں کا علاج فکسڈ بریسز سے کیا جاتا ہے
احمد ڈینٹل سرجری فیصل آباد
صبح 9 بجے تا 1 بجے گورونانک پورہ 041-2614838
شام 5 بجے تا 9 بجے ستیانہ روڈ 041-8549093
ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب ڈینٹل سرجن
بی ایس سی۔ بی ڈی ایس (پنجاب) 0300-9666540

محترم عبدالغفار ڈار صاحب کی وفات

راولپنڈی کے معروف صحافی اور ادیب محترم خواجہ عبدالغفار ڈار صاحب مورخہ 5 فروری 2013ء کو راولپنڈی میں وفات پا گئے۔ مورخہ 6 فروری کو بعد نماز ظہر راولپنڈی میں مکرم طاہر محمود خان صاحب مربی ضلع راولپنڈی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مورخہ 7 فروری کو بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ آپ 1916ء میں ناسنور کشمیر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد حضرت عبدالقادر ڈار صاحب اور دادا حضرت حاجی عمر ڈار صاحب دونوں کو حضرت مسیح موعود کا رفیق ہونے کا اعزاز حاصل تھا۔ آپ راولپنڈی کے معمر ترین، بزرگ مخلص اور وفا شعار خادم تھے۔ آپ کو سالہا سال تک جماعتی خدمات کی توفیق ملی۔

حضرت مصلح موعود کی نگرانی میں سری نگر سے اخبار الاصلاح جاری تھا۔ پہلے اس کے نائب اور پھر ایڈیٹر رہے۔ آپ کو حضرت مصلح موعود نے تاحیات مجلس شوریٰ کا ممبر مقرر فرمایا تھا۔ ضلع راولپنڈی کی عاملہ کے علاوہ سیٹلائٹ ٹاؤن غربی کے صدر وسیکرٹری مال اور سیکرٹری رشتہ ناطہ کے طور پر بھی لمبا عرصہ خدمت کا موقع ملا۔ آپ ایک علمی شخصیت تھے۔ الفضل میں مضامین بھی لکھتے رہے۔ کشمیر کے حوالے سے آپ نے کتب بھی تالیف فرمائیں۔ آپ نے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم عبدالحئی ڈار صاحب امریکہ، مکرم عبدالقیوم ڈار صاحب کینیڈا، دو بیٹیاں مکرمہ سلیمہ ڈار صاحبہ لندن اور مکرمہ نعیمہ ڈار صاحبہ زوجہ مکرم خواجہ محمد یوسف صاحب راولپنڈی چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

محترم خواجہ عبدالمومن صاحب آف ناروے حال دارالرحمت شرقی بشیر ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم عبدالغفور خالد صاحب دارالرحمت شرقی بشیر ربوہ مورخہ 8 فروری 2013ء کی علی الصبح مختصر سی علالت کے بعد طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں بعمر 40 سال وفات پا گئے۔ ان کی نماز جنازہ کے بارے میں احباب کو بعد میں اطلاع دے دی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مٹاپا کیمپ کا انعقاد

مورخہ 13 فروری 2013ء کو بوقت 10:00 بجے صبح فضل عمر ہسپتال ربوہ میں فری مٹاپا کیمپ کا انعقاد ہوگا۔ ضرورت مند احباب وخواتین مٹاپا کیمپ سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور بغیر پرچی بنوائے آؤٹ ڈور گراؤنڈ فلور میں اس کیمپ سے رابطہ کریں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

بقیہ از صفحہ 1 ہفتہ وقف جدید

ہر سال آگے بڑھتا ہے۔ ہر سال وعدہ اور وصولی گزشتہ سال کی ادائیگی سے زیادہ ہونا چاہئے۔ جماعت کی یہی روایت ہے۔

☆ ایسے احباب جن کی استطاعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے معاون خاص بننے کی ہو ان کی استطاعت کے مطابق انہیں معاون خاص بننے کی تحریک کریں گو ایک ہزار روپیہ یا اس سے زائد دے کر معاونین خاص صف اول میں شمولیت تو ہو جاتی ہے لیکن اگر استطاعت پانچ، دس ہزار یا اس سے زیادہ کی ہو تو استطاعت کے مطابق قربانی زیادہ خیر وبرکت کا موجب ہوتی ہے۔

☆ ایسے احباب جن کی استطاعت صف دوم میں شامل ہونے کی ہے انہیں تحریک کی جائے کہ وہ پانچ صد سے ایک ہزار روپیہ تک دے کر معاونین خاص صف دوم میں شامل ہوں۔

☆ احباب جماعت کو تحریک کریں کہ وہ اپنے بزرگان اور مرحومین کی طرف سے وقف جدید میں حسب استطاعت وعدہ جات لکھوائیں اور ادائیگی کریں یہ ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور بلندی درجات کا موجب ہوگا۔

☆ جن احباب کے مالی حالات دوران سال اچھے ہوئے ہیں انہیں شکرانے کے طور پر زائد ادائیگی کی تحریک کی جائے۔

چندہ امداد مراکز نگر پارکر

چندہ امداد مراکز نگر پارکر تعلیم وتربیت اور خدمت خلق کی ایک اہم مد ہے۔ سب احباب تھوڑی بہت ادائیگی کر کے اس میں ضرور شامل ہوں۔ اس سے نگر پارکر کے علاقہ میں دعوت الی اللہ، تعلیم وتربیت اور خدمت خلق کے کام کئے جاتے ہیں۔

دفتر اطفال

دفتر اطفال میں ناصرات، اطفال اور سات سال سے کم عمر کے بچوں کو شامل کیا جاتا ہے۔ دو صد (Rs 200) یا اس سے زائد حسب توفیق ادائیگی کی تحریک کر کے ننھے مجاہد/ننھی مجاہدات وقف جدید بنانے کی کوشش کریں۔ اب بہت سے احمدی بچے اللہ تعالیٰ کے فضل سے پانچ صد سے ایک لاکھ روپے تک ادا کر رہے ہیں۔

کوشش فرمائیں کہ اس ہفتہ میں کم از کم وصولی 1/4 حصہ ہو جائے۔

وصولی بقایا: جو احباب گزشتہ سال کسی مجبوری کے تحت اپنے وعدہ کی بروقت ادائیگی نہیں کر سکے ان سے بھی درخواست کریں کہ وہ اپنے وعدہ جات کے بقایا جات ادا کریں۔ ایسے احباب سے ضرور رابطہ کریں۔

☆ آپ سے یہ بھی گزارش ہے کہ ہماری ذیلی تنظیمیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی فعال ہیں۔ درج بالا گزارشات کی روشنی میں مقامی لجنہ اماء اللہ، انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ سے تعاون کی درخواست کریں۔

☆ اپنے حلقہ کے مربی یا معلم صاحب سے حسب حالات تعاون کی گزارش کریں۔

وقف جدید کے جملہ مقاصد کے پورا ہونے کیلئے خود بھی دعا کریں اور احباب جماعت کو بھی دعاؤں کی درخواست کرتے رہیں۔

نوٹ:۔ وعدہ جات اور مساعی کی رپورٹ 28 فروری 2013ء تک دفتر وقف جدید مال میں پہنچادیں۔ (ناظم مال وقف جدید ربوہ)

ربوہ میں طلوع وغروب 9۔فروری

طلوع فجر	5:29
طلوع آفتاب	6:54
زوال آفتاب	12:23
غروب آفتاب	5:51

اٹھوال فیبرکس
سیل سیل سیل
گرم ورائٹی پرزبردست سیل
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: الطاف احمد 0333-7231544

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد 047-6211524 0336-7060580
starjewellers@ymail.com

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد/ طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
فون دکان 6212837
Mob:03007700369
اقصیٰ روڈ ربوہ

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

FR-10

ضرورت ہے
شعبہ دواسازی میں چند ملازمین کی ضرورت ہے فوری رابطہ کریں۔
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ 047-6211538

مکان برائے فروخت
واقع باب الابواب شرقی برقبہ 6 مرلہ 182 مربع فٹ ہر سہولت کے ساتھ نہایت کم قیمت پر برائے فروخت ہے
رابطہ: 0305-6934711

BETA ®
PIPES
042-5880151-5757238